جامعہ انوار القرآن کراچی کا سالانہ جلسہ دستار بندی

جامعہ انوار القرآن آدم ٹاؤن نارتھ کراچی کا سالانہ جلسہ دستار بندی و ختم بخاری شریف ۲ نومبر کو منعقد ہوا جس میں علماء کرام، طلبہ اور دینی کارکنوں کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔ جامعہ کے مہتمم اور پاکستان شریعت کونسل کے امیر حضرت مولانا فداء الرحمٰن درخواستی نے بخاری شریف کی آخری حدیث کا درس دے کر صحیح بخاری کی تکمیل کرائی اور جامعہ سے فارغ التحصیل ہونے والے گیارہ فضلاء اور ایک سو کے لگ بھگ حفاظ اور حافظات کی دستار بندی کی۔

کراچی میں امارت اسلامی افغانستان کے قونصلیٹ مولانا رحمت اللہ کاکا زاد اور پاکستان شریعت کونسل کے سیکرٹری جنرل مولانا زاہد الراشدی بطور مہمان خصوصی شریک ہوئے۔ جبکہ ان کے علاوہ مولانا اکرام الحق خیری، مولانا عبد الرشید انصاری، مولانا قاری اللہ داد، مولانا ڈاکٹر فضل احمد اور دیگر علماء کرام نے خطاب کیا۔ مولانا فداء الرحمٰن درخواستی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ دینی مدارس اسلامی علوم کی ترویج و اشاعت کے مراکز محمدی . باغ ہیں جہاں سے نسل انسانی کو راہ حق کی راہ نمائی ملتی ہے اور مدارس کا یہ کردار تمام مخالفتوں کے باوجود جاری رہے گا۔ انہوں نے کہا کہ اصل علوم وہی ہیں جن کی بنیاد وحی الٰہی اور قرآن و سنت پر ہے اور ان علوم کو اپنا کر ہی نسل انسانی فلاح و نجات کی منزل حاصل کر سکتی ہے۔ انہوں نے فارغ التحصیل ہونے والے علماء کرام کو نصیحت کی کہ وہ اپنے اکابر کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش کریں اور عظیم اسلاف کے اسوہ کو اپنا کر معاشرہ میں دینی علوم کی ترویج کے لیے محنت کریں۔ انہوں نے کہا کہ علماء حق نے ہر دور میں کسی خوف یا لالچ کی پروا کیے بغیر کلمہ حق بلند کیا ہے اور علماء دیوبند کی جدوجہد اس سلسلہ میں نئی نسل کے علماء کے لیے سب سے بہتر نمونہ اور مشعل راہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ قرآن کریم اور اس سے متعلقہ علوم کی حفاظت کا ذمہ اللہ تعالیٰ نے خود لیا ہے اس لیے جو لوگ قرآن کریم کی تعلیم سے کسی بھی درجہ میں منسلک ہوتے ہوئے وہ بھی اللہ تعالیٰ کی حفاظت کے دائرہ میں آجاتے ہیں اور دنیا کی کوئی طاقت ان کا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتی۔

افغان قونصلیٹ مولانا رحمت اللہ کاکا زادہ نے خطاب کرتے ہوئے حضرت مولانا عبد اللہ درخواستی رحمۃ اللہ علیہ کو خراج تحسین پیش کیا اور کہا کہ یہ ان کی نسبت اور دعاؤں کا ثمرہ ہے کہ آج جامعہ انوار القرآن کی فضاؤں میں ذکر اللہ کی برکات محسوس ہوتی ہیں اور یہاں آنے والوں کو سکون حاصل ہوتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ دینی مدارس نے جنوبی ایشیا میں اسلام کی حفاظت اور اسلامی علوم کی ترویج میں جو خدمات سرانجام دی ہیں وہ تاریخ کا ایک روشن باب ہیں اور ملت اسلامیہ کی تاریخ کا قابل فخر حصہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ افغانستان میں طالبان کی اسلامی حکومت نے تہیہ کر رکھا ہے کہ ملک میں مکمل شرعی نظام کو نافذ رکھا جائے گا اور اس سلسلہ میں کسی دباؤ کو قبول نہیں کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ ہم جانتے ہیں کہ دنیا بھر میں ہماری مخالفت صرف اس وجہ سے ہو رہی ہے کہ ہم قرآن و سنت کے احکام و قوانین پر عمل پیرا ہیں جو آج کی دنیا کے لیے قابل قبول نہیں ہے اور اسی وجہ سے ہمارے خلاف دباؤ میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے اور افغانستان پر پابندیاں لگانے کی بات ہو رہی ہے۔ مگر امیر المومنین ملا محمد عمر کی قیادت میں طالبان کی اسلامی حکومت کا فیصلہ ہے کہ اسلامی اصولوں اور قوانین کے بارے میں کوئی سودے بازی نہیں کی جائے گی اور شرعی قوانین پر مکمل عمل درآمد کیا جائے گا۔ خواہ اس کے لیے ہمیں اپنی جانوں کا نذرانہ بھی پیش کرنا پڑے۔ انہوں نے کہا کہ جناب نبی کریم ﷺ اور ان کے صحابہ کرامؓ کا بھی مکہ مکرمہ میں سوشل بائیکاٹ کیا گیا تھا اور وہ تین سال تک شعب ابی طالب میں محصور رہے تھے۔ اس لیے ہم پر بھی اگر اسلام کی وجہ سے پابندیاں لگتی ہیں تو انہیں سنت نبویؐ سمجھ کر قبول کریں گے۔

مولوی رحمت اللہ کاکا زادہ نے کہا کہ اسامہ بن لادن ایک مجاہد ہے جو خلیج عرب سے امریکی فوجوں کی واپسی کا جائز مطالبہ کر رہا ہے مگر امریکی حکمران اس کے اس جائز مطالبہ کو قبول کرنے کی بجائے اسے ہوا بنا کر پوری دنیا میں اس کی کردار کشی کر رہے ہیں اور اس پر دہشت گردی کے بلاوجہ الزامات لگائے جا رہے ہیں۔ اس لیے ہم نے یہ پیشکش کی ہے کہ اگر امریکہ کے پاس اسامہ بن لادن کے خلاف دہشت گردی کے الزام کا کوئی ثبوت ہے تو وہ اسے پیش کرے، ہم شریعت اسلامیہ کے اصولوں کی روشنی میں اس کا جائزہ لیں گے اور انصاف کے تقاضے پورے کریں گے لیکن امریکہ اس پیشکش کو قبول کرنے کی بجائے جھوٹے الزامات اور بے جا ہٹ دھرمی پر اڑا ہوا ہے۔ انہوں نے کہا کہ امارت اسلامی افغانستان کے خلاف امریکہ کی مہم اسامہ بن لادن کی وجہ سے نہیں بلکہ اسلامی نظام کی وجہ سے

(باقی صفحہ ۲۳ پر)